بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الجواب حامداً ومصلیاً

تین طلاقیں چاہے یکبارگی ہوں، چاہے الگ الگ ہوں تین ہی ہوتی ہیں اس کے بعد اس کی بیوی اپنے شوہر پر حرمت مغلظہ کے ساتھ حرام ہو جاتی ہے۔

لہذا صورت مسئولہ میں اگر واقعتاً صورتحال وہی ہے جو سوال میں ذکر کی گئی ہے کہ شاہد علی خان نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں تو اس کے بعد اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی۔ اب شاہد علی کا اس کو اپنے پاس رکھنا جائز نہیں اور اس کے ساتھ صحبت کرنا زنا شمار ہوگا۔

شاہد علی پر لازم ہے کہ وہ فوراً اس سے الگ ہو اور اپنے اس فعل پر توبہ واستغفار کرے ورنہ اس پر کفر کا سخت اندیشہ ہے۔ اور اگر شاہد علی نے اس معاملہ (تین طلاقیں تین نہیں، ایک ہیں) کو حلال و جائز سمجھ کر اپنی سابقہ بیوی کو رکھا ہوا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ تجدید ایمان بھی کرے اور اہل محلہ اور دیگر اقرباء اس کو اپنی سابقہ بیوی سے علیحدگی پر مجبور کریں۔ تاہم اس آدمی کو قتل کرنا جائز نہیں۔ اور جب تک وہ ایسا نہ کرے اس سے قطع تعلق کرنا جائز ہے، البتہ اس کی اصلاح کی خاطر اس سے تعلق رکھنا درست ہے اور جو شخص اس کے اس فعل کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہو وہ بھی توبہ واستغفار کرتے ہوئے اس کی اصلاح کی فکر کرے۔

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ ط (البقرۃ: ۲۳۰)

ومنها: إن استحلال المعصية صغيرة كانت أو كبيرة إذا ثبت كونها معصية بدلالة قطعية وكذا الاستهانة بها كفر بأن يعدها هينة سهلة ويرتكبها من غير مبالاة بها ويجريها مجرى المباحات في ارتكابها......

Scanned by CamScanner

وفي المحيط: من رضي بكفر نفسه فقد كفر أي: اجماعاً،
وبكفر غيره اختلف المشائخ، وذكر شيخ الاسلام أن الرضا
بكفر غيره إنما يكون كفراً إذا كان يستجيزه ويستحسنه وأما
إذا كان لا يستجيزه ولا يستحسنه، ولكن يقول: أحب موت
المؤذي الشرير أو قتله على الكفر حتى ينتقم الله تعالى منه
فهذا لا يكون كفراً.

(شرح الفقه الاكبر لملا علي قاري، ص٢٥٢، ٢٩٦، محمودية كوئٹہ)

من اعتقد الحرام حلالاً أو على القلب يكفر أما لو قال لحرام
هذا حلال لترويج السلعة أو بحكم الجهل لا يكون كفراً......
......ما كان في كونه كفراً اختلاف فإن قائله يؤمر بتجديد
النكاح وبالتوبة والرجوع عن ذلك بطريق الاحتياط
وما كان خطأً من الألفاظ ولا يوجب الكفر فقائله مؤمن
على حاله ولا يؤمر بتجديد النكاح والرجوع عن ذلك
كذا في المحيط.

(الفتاوى العالمگيرية، كتاب السير، الباب التاسع في أحكام
المرتدين، ٢/٢٧٢، ٢٨٣، رشيدية). فقط

والله تعالى اعلم بالصواب

كتبه:
محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٢٥/١٠/٣٠ھ

الجواب صحيح
[illegible]
٢/١١/٣٠ھ

الجواب صحيح
[illegible]
٢/١١/٣٠ھ